www.KitaboSunnat.com

حدیث و سنت

زبیر بن مجدد علی زئی

استدراک

محترم جناب غازی عزیر صاحب حفظہ اللہ قارئین "محدث" کے لئے محتاج تعارف نہیں۔ آپ کے مضامین اکثر محدث کے صفحات کی زینت بنتے رہتے ہیں۔ محدث (ذی الحجہ ۱۴۰۹ھ) میں "الاستنجاء" کے اوراق پر آپ کا مقالہ بعنوان "کیا آنحضور کا بول و براز پاک تھا؟" شائع ہوا تھا جس میں فاضل مقالہ نگار کو تگ و دو کے باوجود چند احادیث کا طریق نہ مل سکا۔ محترم زبیر بن مجدد علی صاحب نے ان احادیث کے طرق کا تتبع کیا ہے اور حوالہ تلاش کرنے میں کامیاب رہے۔ قارئین کے علم میں اضافہ کی خاطر ان کے "استدراک" کو شائع کیا جارہا ہے...... ادارہ

① حدیث ام ایمن

ماہنامہ محدث (جلد ۱۹ ' عدد ۱) میں صفحہ ۴۴ ' ۴۵ پر جناب مولانا غازی عزیر حفظہ اللہ نے "الانوار المحمدیہ من المواہب اللدنیہ" کے حوالے سے حضرت ام ایمن سے ایک حدیث نقل کی ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت ام ایمنؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پیشاب پی لیا تھا وغیرہ وغیرہ

مولانا صاحب لکھتے ہیں "افسوس کہ ہمیں اس روایت کا مکمل طریق اسناد بھی نہ مل سکا!" میں نے اس روایت کے طریق کو تلاش کرنے کی کوشش کی اور بالآخر ان کتب میں مجھے یہ روایت مل گئی جو کہ درج ذیل ہیں

(۱) المعجم الکبیر للطبرانی ج ۲۵ ص ۸۹

(۲) مستدرک الحاکم ج ۴ ص ۶۳ ' ۶۴

(۳) حلیۃ الاولیاء لابی نعیم الاصبہانی ج ۲ ص ۶۷

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴) مسند الحسن بن سفیان بحوالہ تلخیص الحبیر لابن حجر ج 1 ص 31
اس کا دارومدار "ابو مالک النخعی عن الاسود بن قیس عن نبیح العنزی "عن ام ایمن" پر ہے حافظ ہیثمی نے مجمع الزوائد ج ۸ ص 271 پر کہا

"رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَفِيهِ أَبُو مَالِكٍ النَّخَعِيُّ وَهُوَ ضَعِيفٌ"

یعنی اسے طبرانی نے روایت کیا اور اس میں ابو مالک نخعی ضعیف ہے۔

ابو مالک کے مفصل حالات "تہذیب التہذیب" وغیرہ میں موجود ہیں۔

ابن معین نے کہا: لَيْسَ بِشَيْءٍ" (یہ کچھ بھی نہیں ہے) عمرو بن علیؒ نے کہا: "ضَعِيفٌ مُنكَرُ الْحَدِيثِ" ابوزرعہؒ اور ابو حاتمؒ نے کہا: "ضَعِيفُ الْحَدِيثِ" ابوداود نے کہا: "ضَعِيفٌ" نسائی اور ازدیؒ نے کہا: "مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ" اور نسائی نے مزید کہا: "لَيْسَ بِثِقَةٍ وَلَا يُكْتَبُ حَدِيثُهُ" یعنی (یہ ثقہ نہیں ہے اور اس کی حدیث نہ لکھی جائے) ابو احمد الحاکم نے کہا: "لَيْسَ بِالْقَوِيِّ عِندَهُمْ" (تہذیب التہذیب ج ۱۲ ص ۲۴۰)

اس روایت کی دوسری علت یہ ہے کہ "نبیح" کی ام ایمنؓ سے ملاقات ثابت نہیں ہے۔ حافظ ابن حجر نے کہا: "نُبَيْحٌ لَمْ يَلْقَ أُمَّ أَيْمَنَ" (تلخیص الحبیر ج ۱ ص ۳۱) یعنی نبیح نے ام ایمنؓ سے ملاقات نہیں کی ہے۔

لہذا ان دو علتوں کی وجہ سے یہ روایت سخت ضعیف ہے۔

(۳) فاضل مصنف نے "محدث" مذکور کے ص 727/41 پر حضرت مالک بن سنانؓ اور حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے خون پینے کے دو واقعات لکھے ہیں اور ص ۴۱/۷۲۷ پر کہا

"افسوس یہ کہ دونوں حکایتوں کا مکمل طریق اسناد کہیں نہ مل سکا" ان دونوں واقعات کی تخریج کے لئے ملاحظہ فرمائیں

حضرت مالک بن سنانؓ کا واقعہ

یہ واقعہ "اسد الغابتہ فی معرفتہ الصحابتہ" لابن الاثیر ج ۴ ص ۲۸۱ اور "الاصابتہ فی تمیز الصحابتہ" ج ۳ ص ۳۱۵، ۳۴۶ پر مفصل موجود ہے۔ اس واقعہ کو حافظ ابن حجر نے ابن ابی عاصم اور بغویؒ کے حوالے سے از طریق موسیٰ بن محمد بن علی الانصاری (؟) عَنْ أُمِّ سَعْدٍ بِنْتِ مَسْعُودِ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ( ) عَنْ أُمِّ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بِنْتِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ نقل کیا ہے (کئی راویوں کی توثیق نا معلوم ہے) اور ابن السکن کے حوالہ سے مُصْعَبِ بْنِ الْأَشْجَعِ (؟) عَنْ رُبَيْحِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ نقل کیا ہے (اس میں بھی مجہول الحال اور غیر ثقہ راوی موجود ہیں' اور سعید بن مسعود کے حوالہ سے عمرو بن السائب سے نقل کیا ہے "یہ سند منقطع ہے" غرض یہ تمام اسانید حجت کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درجہ کو نہیں پہنچتیں۔

حضرت عبداللہ زبیرؓ کا واقعہ

یہ واقعہ درج ذیل کتابوں میں باسناد موجود ہے۔
(۱)مستدرک حاکم ج 3 ص 54 (۲) حلیۃ الاولیاء ج ۱ ص ۳۳۰
(۳)مسند ابی یعلی بحوالہ ج ۳ ص ۳۶۶ (۴) الطبرانی فی الکبیر بحوالہ تلخیص الحبیر ج ۱ ص ۳۰(۵) الخصائص من سنن بیہقی بحوالہ التلخیص ج ۱ ص ۳۰ (۶) البزار بحوالہ مجمع الزوائد للہیثمیؒ ج ۸ ص 27
اس روایت کا دارومدار ھنید بن القاسم بن عبد الرحمٰن بن ماعز پر ہے۔
ھنید بن قاسم کو ابن حبان نے کتاب الثقات(ج ۵ ص ۵۱۵) میں ذکر کیا۔ ابن ابی حاتم نے کتاب الجرح والتعدیل (ج ۹ ص ۱۲۱) میں ذکر کیا اور سکوت کیا۔ حافظ ذھبی نے کہا : وَمَا عَلِمْتُ فِي هُنَيْدٍ جَرْحَۃ (سیر اعلام النبلاء ۳/۳۶۶) یعنی مجھے ھنید میں کوئی جرح معلوم نہیں ہے۔ حافظ ہیثمی نے کہا: "ثِقَةٌ" (مجمع الزوائد ج ۵ ' ص ۲۷۴) اور ایک دوسرے مقام پر کہا "هُوَ مَجْهُولٌ" (مجمع الزوائد ج ۱ ص ۲۸) حافظ ابن حجر نے کہا "وَلَا بَأْسَ بِهِ وَلٰكِنَّهٗ لَيْسَ مَشْهُوْرٌ بِالْعِلْمِ" (تلخیص الحبیر ج ۱ ص ۳۰)
یہ بھی یاد رہے کہ "ھنید" سے روایت کرنے والا صرف ایک شخص موسیٰ بن اسمٰعیل التبوذکی ہے۔ بہر حال محدثین کی ان تصریحات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ روایت حسن کی درجہ کی ہے "واللہ اعلم" یہ خون "دمِ مسفوح" نہیں تھا۔ دم مسفوح سے مراد وہ سیاہ خون ہے جو ذبح کرتے وقت اچھل کر نکلتا ہے۔ سینگی وغیرہ کا خون دم مسفوح کے حکم میں نہیں ہے۔ دوسرے یہ کہ اس سے بول و براز کی طہارت کی دلیل لانا انتہائی غلط اور "قیاس مع الفارق" ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ